مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا کا ماہوار رسالہ
دسمبر ۲۰۲۵

النداء

قرآن کریم

قرآن اور سائنس

پڑھیے: ورنر ہایزنبرگ کا سائنس اور مذہب پر تبصرہ

"قرآن خدا کا قول ہے اور سائنس خدا کا فعل ہے"۔ المصلح موعود رضی اللہ عنہ

ایک رفیق ایک تعارف:

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی رضی اللہ عنہ

AN-NIDA MAGAZINE

مجلہ النداء مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا، جاری شدہ 1989

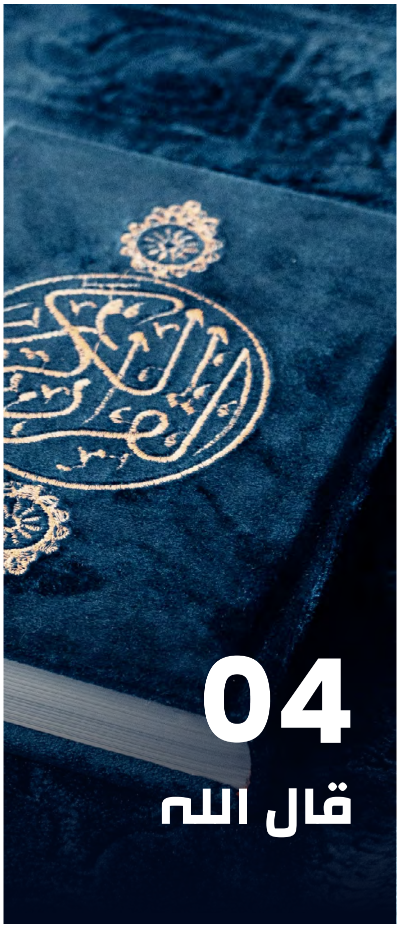

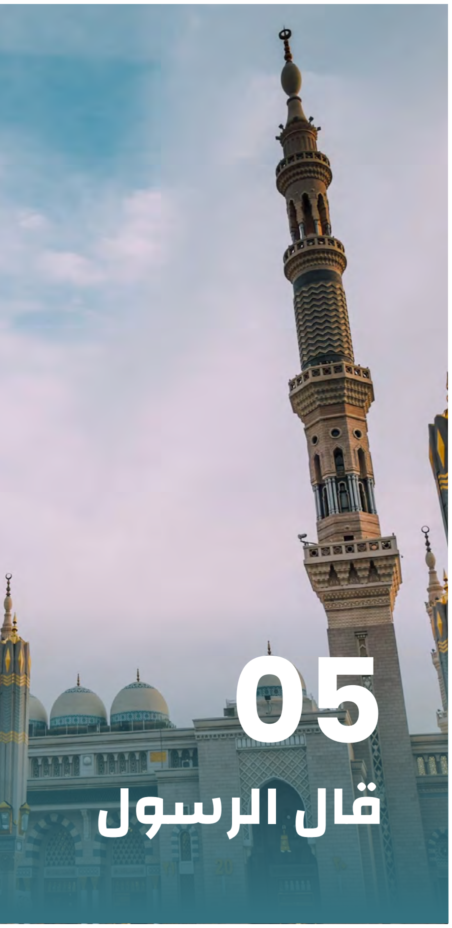

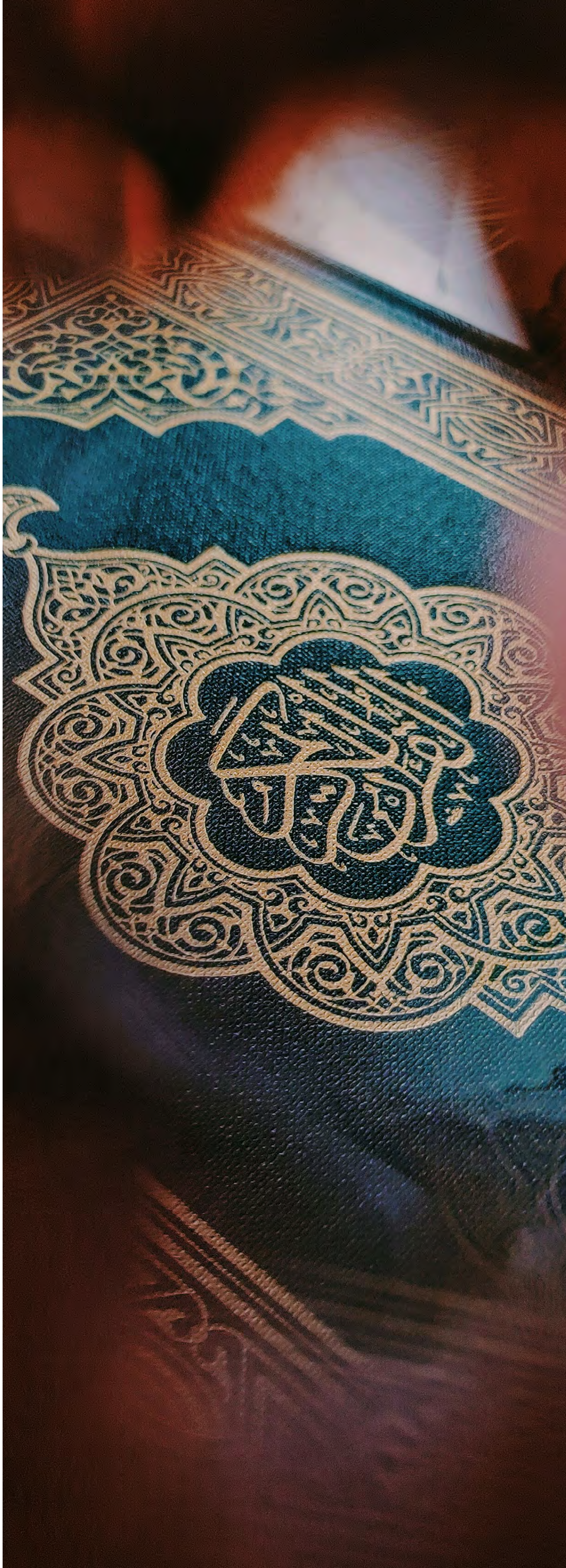

04 قال الله

05 قال الرسول

06 کلام الامام امام الکلام

07 فرمان خلیفہ وقت

فہرست

10
قرآن اور سائینس

18
نقشہ غزوۂ بدر

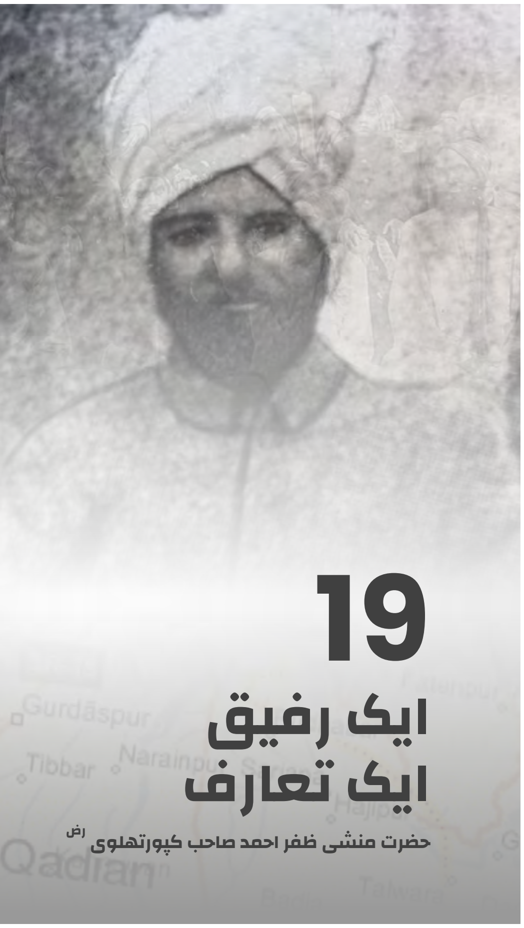

19
ایک رفیق ایک تعارف
حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رض

اشاعت ٹیم

صدر مجلس
شاہ رُخ رضوان عابد صاحب مربی سلسلہ

مُدیر اعلیٰ
عبدالنورعابد صاحب مربی سلسلہ

مدیر اردو
حصور احمد ایقان صاحب

مہتمم اشاعت
رضوان محمد صاحب مربی سلسلہ

مدیر انگریزی
ابدال احمد مانگٹ صاحب

ریویو بورڈ ٹیم ممبران
نبیل مرزا صاحب مربی سلسلہ
فرخ طاہر صاحب مربی سلسلہ

ٹیم ممبران
عطاالکریم گوہر
اسد علی ملک
ثمر فراز خواجہ
فراست احمد بشارت

ڈیزائن
حنان احمد قریشی

قال اللہ

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ
يَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ

اور اگر زمین میں جتنے درخت ہیں ان کی قلمیں بن جائیں اور سمندر سیاہی سے بھرا ہوا ہو۔ اس طرح کہ سات اور سیاہی کے سمندر اس میں ملا دئے جائیں تو بھی اللہ کے نشان ختم نہیں ہوں گے۔ اللہ یقیناً غالب (اور) بڑی حکمتوں والا ہے۔

لقمان : ۲۸

قال الرسول ﷺ

قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم:

”خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ“

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور اس کو سکھائے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ، حدیث ۵۰۲۷)

کلام الامام امام الکلام

فرمان حضرت مسیح موعودؑ

اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف وحقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا التزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔...قرآن شریف کے عجائب کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائبات وغرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحف مطہرہ کا ہے تا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔

(ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۲۵۷-۲۵۸)

فرمانِ خلیفۂ وقت

یہ زمانہ اب وہی ہے جب اور بھی بہت ساری دلچسپیوں کے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ پڑھنے والی کتابیں بھی اور بہت سی آچکی ہیں۔ اور بہت ساری دلچسپیوں کے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔ انٹرنیٹ وغیرہ ہیں جن پر ساری ساری رات یا سارا سارا دن بیٹھے رہتے ہیں۔ اس طرح ہے کہ نشے کی حالت ہے اور اس طرح کی اَور بھی دلچسپیاں ہیں۔ خیالات اور نظریات اور فلسفے بہت سے پیدا ہو چکے ہیں۔ جو انسان کو مذہب سے دور لے جانے والے ہیں اور مسلمان بھی اس کی لپیٹ میں ہیں۔ دنیا میں سارا معاشرہ ہی ایک ہو چکا ہے۔ قرآنی تعلیم کو پس پشت ڈال کر اپنی مرضی کی تعلیمات پر ہر جگہ عمل ہو رہا ہے۔ یہی زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ ہے۔ اسی زمانے کے بارے میں کہا گیا ہے کہ قرآن کو متروک چھوڑ دیا ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں جنہوں نے قرآن کریم کی اس متروک شدہ تعلیم کو دنیا میں دوبارہ رائج کرنا ہے اور آپؑ نے یہ رائج کرنا تھا بھی اور آپؑ نے یہ رائج کر کے دکھایا بھی ہے۔ آج ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے، ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآنی تعلیم پر نہ صرف عمل کرنے والا ہو، اپنے پر لاگو کرنے والا ہو بلکہ آگے بھی پھیلائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھائے۔

(خطبہ جمعہ ۲۱ اکتوبر ۲۰۰۵)

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ
یقیناً ہم نے ہی یہ ذکر اُتارا ہے اور
یقیناً ہم ہی اس کی حفاظت کرنے
والے ہیں۔
(الحجر:۱۰)

قرآن سب سے اچھا
قرآن سب سے پیارا

قرآن دِل کی قوّت
قرآن ہے سہارا

اللہ میاں کا خط ہے
جو میرے نام آیا

اُستانی جی پڑھا دو
جلدی مجھے سپارہ

...

یارب تو رحم کرکے
ہم کو سکھا دے قرآن

ہر دکھ کی یہ دوا ہو
ہر درد کا ہو چارہ

دِل ہو میرے ایماں
سینے میں نورِ فرقاں

بن جاؤں پھر تو سچ مُچ
میں آسماں کا تارا

(ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب)

ورنر ھایزنبرگ، مشہور جرمن ماہر طبیعیات، کہتا ہے کہ جب آپ سائنس کے گلاس کا پہلا گھونٹ لینگے تو وہ آپ کو دہریہ بنا دے گا، لیکن گلاس کے پیندے میں خدا آپ کا انتظار کر رہا ہے۔

آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ سے لوگوں کو ان نتائج سے پہلے ہی مطلع کر دیا تھا۔ قرآن کریم متعدد مقامات میں انسانی پیدائش کے عمل کے مختلف مراحل کا ذکر کرتا ہے۔۔۔

قرآن اور سائنس

تحریز از ثمر فراز
خواجہ، مجلس مقامی

قرآن خدا کا قول ہے اور سائنس خدا کا فعل۔

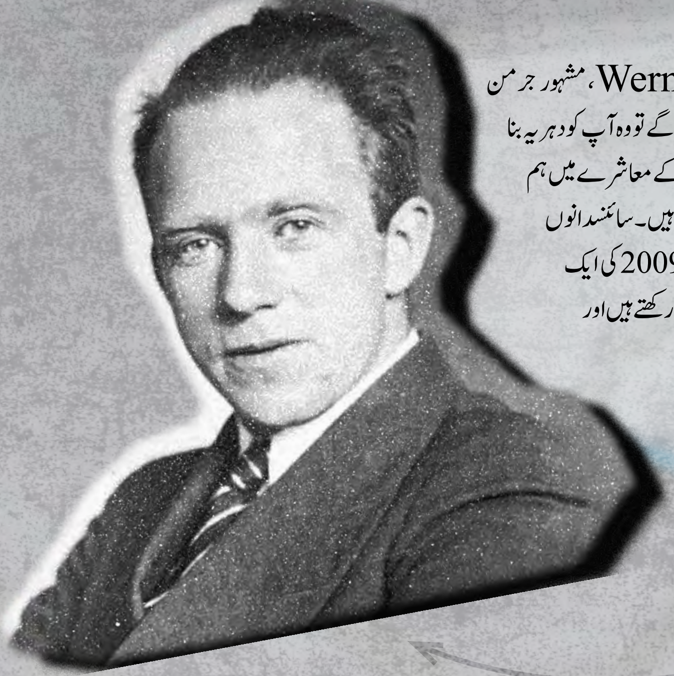

ورنر ھایزنبرگ Werner Heisenberg، مشہور جرمن ماہر طبیعیات، کہتا ہے کہ جب آپ سائنس کے گلاس کا پہلا گھونٹ لیں گے تو وہ آپ کو دہریہ بنا دے گا، لیکن گلاس کے پیندے میں خدا آپ کا انتظار کر رہا ہے۔ آج کل کے معاشرے میں ہم یہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ لوگ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے خدا کو بھول جاتے ہیں۔ سائنسدانوں میں خدا سے لاتعلقی کا رجحان باقی طبقات کی نسبت زیادہ پایا جاتا ہے۔ 2009 کی ایک تحقیق کے مطابق امریکہ کی عام عوام میں سے 83% لوگ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے مقابلے میں صرف 33% سائنسدان خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔

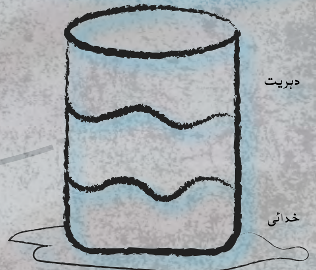

سائنس اور خدا کا ایک بہت گہرا تعلق ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ

قرآن خدا کا قول ہے اور سائنس خدا کا فعل۔

قرآن کریم سائنسی علوم کی اہمیت پر ایسی رہنمائی فراہم کرتا ہے جو آج کی سائنسی دریافتوں سے حیرت انگیز طور پر مطابقت رکھتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن اور سائنس میں مطابقت کے متعلق فرماتے ہیں کہ

"کوئی نئی تحقیقات یا علمی ترقی نہیں جو قرآن شریف کو مغلوب کر سکے اور کوئی صداقت نہیں کہ اب پیدا ہو گئی ہو اور وہ قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو"

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 652)

تو آیے دیکھتے ہیں کہ کیا قرآن کریم واقعی سائنسی تحقیقات سے مطابقت رکھتا ہے یا نہیں؟؟

سائنسدانوں نے انسانی پیدائش کے عمل کو سمجھنے کے لیے صدیوں تک متعدد تحقیقات کیں، اَن گنت پیسے خرچ کیے اور بہت محنت کی جس کے بعد انہیں کامیابی ملی اور مثبت نتائج نکلے۔ لیکن آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ سے لوگوں کو ان نتائج سے پہلے ہی مطلع کر دیا تھا۔ قرآن کریم متعدد مقامات میں انسانی پیدائش کے عمل کے مختلف مراحل کا ذکر کرتا ہے۔ ان میں سے ایک مرحلہ وہ ہے جب بچہ ماں کے رحم میں بطور جنین ترقی کی منازل طے کر رہا ہوتا ہے۔ قرآن کریم اس کے متعلق فرماتا ہے

يَخۡلُقُكُمۡ فِىۡ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ خَلۡقًا مِّنۡۢ بَعۡدِ خَلۡقٍ فِىۡ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ

ترجمہ: وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں تین اندھیروں میں ایک خَلق کے بعد دوسری خَلق عطا کرتے ہوئے پیدا کرتا ہے۔

(سورۃ الزمر آیت نمبر 7)

یہاں یہ بتایا گیاہے کہ انسان اپنی ماں کے رحم میں ترقی کی منازل طے کرتا ہے اور اس دوران اسے تین اندھیروں نے ڈھانپا ہوا ہوتا ہے۔ یہ تین اندھیرے کیا ہیں ؟

انیسویں صدی کے سائنسدان اس نتیجے پے پہنچے ہیں کہ پہلا اندھیرا ماں کے پیٹ کا اندھیرا ہے جس نے رحم کو ڈھانکا ہوا ہوتا ہے اور اسے Abdominal Wall کہتے ہیں۔ دوسرا اندھیرا خود رحم کا اندھیرا ہے جس میں جنین پرورش پاتا ہے اور اسے Uterine Wall کہتے ہیں۔اور تیسرا اندھیرا اس پلیسنٹا (Placenta) کا اندھیرا ہے جو رحم مادر کے اندر جنین کو سمیٹے ہوئے ہوتا ہے اور اسے Amnio-Chorionic Membrane کہتے ہیں۔اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ سائنس کی تحقیق قرآن کریم کے مخالف ہے؟ بلکہ اس تحقیق سے خدا اور اس کی کتاب اور اسکے رسول پر یقین اور بڑھتا ہے، کیونکہ قرآن کریم نے آج سے چودہ سو سال پہلے ایسا لطیف نکتہ بیان کیا جس کی تصدیق موجودہ دور کی سائنسی تحقیقات نے کی قرآن کریم نہ صرف انسانی زندگی کے باریک بھیدوں کو بیان کرتا ہے، بلکہ دیگر مخلوقات کی زندگی اور ان کے نظام حیات پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ چناچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ

ترجمہ: پاک ہے وہ جس نے ہر قسم کے جوڑے پیدا کئے اُس میں سے بھی جو زمین اگاتی ہے اور خود اُن کے نفوس میں سے بھی اور اُن چیزوں میں سے بھی جن کا وہ کوئی علم نہیں رکھتے۔ (سورۃ یٰس، آیت 37)

جس وقت قرآن کریم نازل ہوا اس وقت عربوں کو صرف کھجور میں نر اور مادہ کے جوڑوں کا علم تھا۔اور کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ باقی پھل اور پودوں میں بھی جوڑے ہیں۔اس کے متعلق سائنسی تحقیق نے ایک ہزار سال بعد گواہی دی۔ چنانچہ 1694 میں روڈولف جیکب کیمریریئس Rudolph Jacob Camerarius نے یہ ثابت کیا کہ پھول کے قابل افزایش بیج کے بننے کے لیے اسے نر اور مادہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جسے سٹیمن (Stamen) اور پسٹل (Pistil) کہتے ہیں۔قرآن کریم نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ فرمایا کہ ان چیزوں میں سے بھی جوڑے بنائے جن کا تمہیں ابھی علم نہیں۔ کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ اس زمانہ کے عربوں کو پتا تھا کہ ایٹمز اور سب ایٹومک Sub Atomic ذرات کے بھی جوڑے ہیں؟ان امور کا انکشاف تو قرآن کریم کے نزول کے تیرہ سو برس بعد ہوا۔ جب 1917 میں پروٹونز Protons اور 1932 میں نیوٹرونز Neutrons کا انکشاف کیا گیا کہ یہ دونوں مل کر ایک ایٹم کے نیوکلئیس Nucleus کو مستحکم رکھنے میں مدد کرتے ہیں

غرض قرآن کریم سائنسی تقاضوں پر پورا اترتا ہے اور اس کا مشاہدہ سائنسی دریافتوں کے ذریعہ سے کیا جا سکتا ہے۔ مندرجہ بالا شہادتیں قرآنی علم و معارف کے سمندر کا ایک قطرہ ہیں۔ہمارا یہ ایمان ہے کہ محققوں کی یہ جدید کاوشیں قرآن کریم کی مصدق ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ

”ہمارا تو مذہب یہ ہے کہ علوم طبعی جس قدر ترقی کریں گے اور عملی رنگ اختیار کرینگے قرآن کریم کی عظمت دنیا میں قائم ہو گی“ (ملفوظات جلد اول صفحہ 362)

آخر میں یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کے علوم سے فائدہ اٹھانے اور اس کے ذریعہ السلام کا بول بالا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہمارا تو مذہب یہ ہے کہ علوم طبعی جس قدر ترقی کریں گے اور عملی رنگ اختیار کرینگے قرآن کریم کی عظمت دنیا میں قائم ہوگی

(ملفوظات جلد اول صفحہ362)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ

اَلْخَيْرُ كُلُّهٗ فِي الْقُرْآنِ

کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے افسوس اُن لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۶،۲۷)

بجز قرآن کے آسمان کے
نیچے اور کوئی کتاب
نہیں جو بلا واسطہ
قرآن تمہیں ہدایت دے
سکے۔خدا نے تم پر بہت
احسان کیا ہے جو قرآن
جیسی کتاب تمہیں
عنایت کی۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹، صفحہ ۲۷)

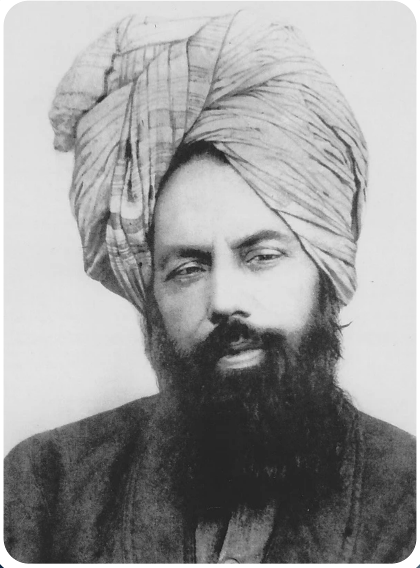

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے اُن کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۷)

اگر قرآن نہ آتا تو
تمام دنیا ایک
گندے مضغہ کی
طرح تھی۔قرآن
وہ کتاب ہے جس
کے مقابل پر تمام
ہدایتیں ہیچ ہیں۔

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۷)

ہم نے اس کتاب کو عمل کے لئے آسان بنا دیا ہے

پھر قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اس کتاب کو عمل کے لئے آسان بنا دیا ہے۔اس میں کوئی چیز ایسی نہیں جو انسان کی عقل اور اس کے فہم اور اس کی فراست کو صدمہ پہنچانے والی ہو۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص کسی آیت کے معنے نہ سمجھے یا غلط مفہوم سمجھ کر شکوک میں مبتلا ہو جائے لیکن جب بھی وہ کسی واقف شخص کے پاس جائے گا اسے پتہ لگ جائے گا کہ غلطی میری ہی تھی قرآن کریم میں کوئی غلطی نہیں۔ نولڈکے جرمن مستشرق اپنی کتاب میں ایک جگہ لکھتا ہے کہ قرآن کریم میں کوئی ترتیب نہیں، اس کی آیات مضمون کے لحاظ سے بالکل بے جوڑ ہیں لیکن آخری عمر میں پہنچ کر وہ لکھتا ہے کہ میں نے قرآن کریم کی ترتیب کے متعلق جو رائے ظاہر کی تھی وہ غلط تھی میں نے جب قرآن کریم کا گہرا مطالعہ کیا تو مجھے اس میں بڑی زبردست ترتیب نظر آئی۔ یہ محض ہماری ناواقفیت ہے کہ ہم اپنی ناسمجھی کی وجہ سے قرآن کریم پر اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایسی کتاب عطا فرمائی ہے جس نے غیروں سے بھی خراج تحسین حاصل کیا ہے اور جس پر عمل بڑا آسان ہے۔

(انوار العلوم جلد ۲۳، صفحہ ۵۳۳-۵۳۲)

نقشہ غزوۂ بدر

رمضان ۲ ہجری کو بمقام بدر میں ہوئی

تعداد لشکر کفار ۱۰۰۰ | تعداد لشکر اسلام ۳۱۳

اس غزوۃ میں کفارِ مکہ کی جڑ کاٹی گئی تھی اور کفار کے ۷۰ افراد مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہوئے

اور ۷۰ ہی انکے افراد قید ہوئے جبکہ مسلمانوں کے ۱۴ شہید ہوئے۔

ایک رفیق ایک تعارف

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلویؓ

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلویؓ

مرتب: انس فاروق، مجلس مقامی

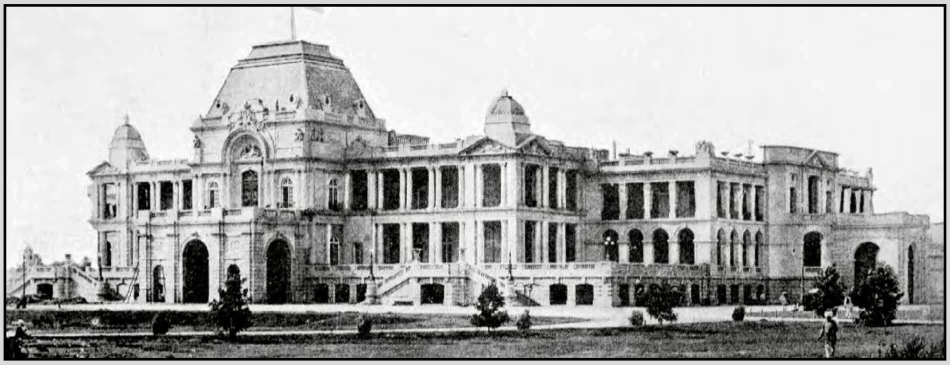

پیدائش اور حلیہ مبارک

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی کا پیدائشی نام ''انظار حسین'' تھا۔ آپ ۱۲۸۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۶۰ھ میں آپ کا وصال ہوا۔ اس لحاظ سے آپ کی عمر ۸۰ سال، یا سنہ عیسوی کے پیش نظر ۷۷ سال تھی۔

آپ کا قد چھوٹا، چہرہ باوقار اور بہت خوبصورت تھا۔ آنکھیں بڑی بڑی اور روشن تھیں، جبکہ پیشانی بہت اونچی تھی جس سے ذہانت اور دقیق النظری عیاں تھی۔ آپ قرآن شریف بہت خوش الحانی سے پڑھتے تھے۔ چہرہ ہر وقت شگفتہ اور متبسم رہتا تھا، گویا ایک لازوال خزانہ ہاتھ آ گیا ہے اور دنیا و مافیہا سے بے نیازی حاصل ہو گئی ہے۔

تعلیم اور کپور تھلہ آمد

آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم کا کثیر حصہ باغپت، ضلع میرٹھ سے حاصل کیا۔ آپ کا آبائی وطن شہر مظفر نگر تھا لیکن بعد میں اپنا وطن چھوڑ کر کپور تھلہ آ گئے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ کے چچا حافظ احمد اللہ صاحب قصبہ سلطان پور، ریاست کپور تھلہ میں تحصیلدار تھے۔ ان کی اولاد نہ تھی اور وہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کو اپنے بیٹے کی طرح محبوب جانتے تھے، چنانچہ ان کے اصرار پر آپ کپور تھلہ آ گئے۔

قبولیتِ احمدیت اور بیعت

حضرت منشی ظفر احمدؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب براہین احمدیہ پڑھنے کے بعد آپؑ کی مدح سرائی شروع کر دی۔ قریباً 1884ء میں وہ قادیان آنا شروع ہوئے۔ انہیں حضرت اقدسؑ کے دست مبارک پر بیعت کرنے کی شدید خواہش تھی اور کئی مرتبہ آپؑ سے عرض کرتے کہ بیعت لے لیجیے، مگر حضورؑ فرمایا کرتے کہ مجھے ابھی اس کا حکم نہیں ہوا۔

جب حضرت مسیح موعودؑ کو بیعت لینے کا حکم ہوا تو آپؑ نے حضرت منشی ظفر احمدؓ اور بعض دیگر احباب کو خط تحریر فرمایا۔

چنانچہ حضرت منشی ظفر احمدؓ اپنے چند دوستوں کے ہمراہ لدھیانہ پہنچے اور حضرت مرزا غلام احمدؑ کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔

خدمتِ سلسلہ

حضرت منشی ظفر احمدؓ کی تحریر نہایت صاف اور خوبصورت تھی۔ جب وہ قادیان میں ہوتے تو حضورؑ کو موصول ہونے والے خطوط کے جوابات حضورؑ کی طرف سے تحریر فرمایا کرتے تھے۔ آپ ان 75 احمدیوں میں سے ایک تھے جنہوں نے قادیان میں 1891ء کے پہلے جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔

حضرت مسیح موعودؑ کی مہمان نوازی کا واقعہ

حضرت منشی ظفر احمدؓ کپور تھلوی نے ایک بہترین واقعہ بھی بیان کیا کہ ایک مرتبہ دو غیر احمدی مہمان آپؑ سے ملاقات کے لیے قادیان آئے۔ جب وہ مہمان خانہ پر پہنچے تو انہوں نے لنگر خانہ کے کارکنوں سے کہا کہ ان کا سامان اتار دیں اور چارپائی بچھا دیں۔ مگر کارکنوں نے فوراً جواب نہ دیا بلکہ ان سے کہا کہ وہ خود اپنا سامان اتار لیں اور یہ بھی کہا کہ چارپائی آ جائے گی۔ تھکے ہوئے مہمانوں کو یہ جواب ناگوار گزرا اور انہوں نے بٹالہ واپس جانے کا ارادہ کر لیا۔

جب حضرت مسیح موعودؑ کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو آپؑ فوراً ان کے پیچھے روانہ ہوئے، یہاں تک کہ جوتے بھی صحیح طرح نہیں پہنے ہوئے تھے اور تیز تیز قدم اٹھا رہے تھے۔ چند خدام بھی آپؑ کے پیچھے چل دیے۔ حضرت منشی ظفر احمدؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی ساتھ ہو لیا۔ اس وقت حضرت مسیح موعودؑ ان کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے یہاں تک کہ نہر کے پل کے قریب جا کر آپؑ ان تک پہنچ گئے، جو قادیان سے ڈھائی میل کے فاصلے پر ہے۔ حضورؑ نے محبت و شفقت کے ساتھ ان سے معذرت کی اور اصرار فرمایا کہ واپس چلیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ان مہمانوں سے فرمایا: ''آپ لوگ گاڑی میں بیٹھ جائیں اور میں آپ کے ساتھ ساتھ پیدل چلوں گا''، لیکن وہ شرمندگی کے باعث گاڑی پر نہ بیٹھے۔

وفات اور حسنِ خاتمہ

اگست ۱۹۴۱ء میں آپ بیمار ہوئے، پیچش [Dysentery] اور دست کا عارضہ تھا۔ پھر قے اور ہچکی شروع ہوئی۔ ہر قسم کا علاج کیا گیا لیکن حالت روز بروز کمزور ہوتی گئی۔ ایک دوست حکیم محمد یعقوب صاحب ملنے کے لئے آئے اور کہا منشی صاحب آپ فکر نہ کریں۔ جب وہ چلے گئے تو آپ نے بڑے استغناء سے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ: ''مجھے ذرا بھی ڈر نہیں کہ موت آئی میرا جہاز بھرا ہوا ہے۔'' مطلب یہ تھا کہ خدا کے فضل سے میرا انجام بخیر ہو گا۔

آخر ۱۸ اگست کو کمزوری بہت ہو گئی اور آپ ۲۰ اگست ۱۹۴۱ء کو انتقال کر گئے۔ حضرت منشی ظفر احمدؓ کا جسد مبارک قادیان لایا گیا اور حضرت مسیح موعودؑ کے قریب دفن کیا گیا۔ آپؓ کے وصال پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ منشی ظفر احمد صاحبؓ اُن بزرگوں میں سے تھے جو ابتدائی زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ رہے اور یہ لوگ حضرت مسیح موعودؑ کے ہزاروں نشانات کا چلتا پھرتا زندہ ریکارڈ تھے۔

حوالہ جات:
MA, M. S. U. D. (n.d.). Ashab-e-ahmad (Vol. 4). Salah Ud Din MA. September 26, 2025,
"Ashab e Ahmad Vol 14 Maulvi Hassan Ali Bhagalpuri : Malik Salahuddin
Alhakam. (2021, January 1). Coming from every distant track: Introduction. Al Hakam. https://www.alhakam.org/coming-from-every-distant-track-introduction

بدقسمتی یہ ہے کہ مسلمان جو قرآن کریم کو پڑھتے بھی ہیں تو مضامین پر گہرا غور نہیں کرتے۔اکثر تو ایسے ہیں جو نہ تو پڑھنے کے اہل رہے نہ غور کرنے کے مگر ان کے راہنما قرآن کریم کی آیات پڑھ کر ان کو اکٹھا کرنے کی بجائے ان کو ایک دوسرے سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔یعنی ظلم کی حد ہے کہ قرآن کریم تو اللہ کی رسی کی یہ تعریف فرمارہا ہے کہ اس کو پکڑو اور اجتماعی طور پر پکڑو اور تم یقیناً آگ کے عذاب سے بچائے جاؤ گے۔اگر تم لڑائی کے لئے تیار بھی بیٹھے ہو گے۔ایک دوسرے کے گریبان پکڑنے کے لئے مستعد ہو گے تو اللہ تعالیٰ اس رسی کی برکت سے تمہیں ایک دوسرے سے دور ہٹا دے گا یعنی دشمنی کی حالت سے دور ہٹا دے گا اور پھر محبت کی حالت میں قریب کرے گا اور اتنا قریب کر دے گا کہ تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن جاؤ گے۔کتنا حسین منظر ہے جو تقویٰ کے نتیجے میں پیدا کر کے دکھایا گیا ہے اور اس کے برعکس آج مسلمان علماء قرآن کے حوالے دے دے کر منہ سے جھاگ اڑاتے ہوئے ایک دوسرے سے نفرت کی تعلیم دیتے ہیں۔

(خطبات طاہر ، جلد ۹، صفحہ ۷۰۶)